84982 ـ محرم عورتوں سے زنا كا جرم اور گناہ زيادہ شديد ہے

سوال

محرم عورت سے زنا كى حد كيا ہے، اور كيا اس سے توبہ ممكن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

محرم عوتوں سے زنا كرنا غير محرم عورتوں كے ساتھ زنا سے زيادہ گناہ ہے، كيونكہ اس ميں قطع رحمى، اور صلہ رحمى پر زيادتى و اذيت ہے كيونكہ صلہ رحمى كرنے كا حكم ديا گيا ہے نہ قطع رحمى.

بعض علماء كرام تو كہتے ہيں كہ محرم عورت كے ساتھ زنا كا ارتكاب كرنے والے كو مطلقا قتل كيا جائيگا، چاہے وہ شادى شدہ ہو يا غير شادى شدہ، يہ امام احمد كى ايك روايت ہے.

اور جمہور علماء كرام كہتے ہيں كہ اسے زنا كى حد لگائى جائيگى، تو اس طرح شادى شدہ كو رجم كيا جائيگا، اور غير شادى شدہ كو ايك سو كوڑے مارے جائينگے، چاہے يہ گناہ كے اعتبار سے زيادہ ہے.

اور مطالب اولى النھى ميں درج ہے:

" زنا كے متعلق احاديث كے عموم كى بنا پر اپنى محرم عورت مثلا بہن كے ساتھ زنا كرنے والا كسى عام عورت كے ساتھ زنا كرنے والے كى طرح ہى ہے، اور اس سے يعنى امام احمد رحمہ اللہ سے روايت ہے كہ: ہر حال ميں محرم عورت كے ساتھ زنا كرنے والے كو قتل كيا جائيگا، يعنى شادى شدہ ہو يا غير شادى شدہ.

امام احمد رحمہ اللہ سے كہا گيا: تو عورت كے متعلق كيا ہے ؟ تو امام احمد رحمہ اللہ نے كہا: دونوں ايك ہى معنى ميں ہيں.

اور مذہب وہى ہے جو اوپر بيان ہو چكا ہے (يعنى محرم كے ساتھ زنا كرنا دوسرى عورت كى طرح ہى ہے) . انتہى.

ديكھيں: اولى النھى (6 / 181).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی ماں، بیٹی اور بہن کے ساتھ وطئی کرنے کے متعلق کہتے ہیں:

" بلا شبہ اس سے طبعی طور پر مکمل نفرت ہے، باوجود اس کے کہ ایك قول کے مطابق اس میں حد زیادہ شدید ہے، کہ اسے ہر حالت میں قتل ہی کیا جائیگا، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، امام احمد کی دو روایتوں میں سے ایک روایت یہی ہے، اور اسحاق بن راھویہ اور اہل حدیث میں سے ایك جماعت کا بھی قول یہی ہے.

اور ابو داود رحمہ اللہ نے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں اپنے چچا کو ملا تو انہوں نے جھنڈا اٹھا رکھا تھا، میں نے انہیں کہا:

کہا کا ارادہ ہے ؟

تو وہ کہنے لگے: مجھے رسو کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك ایسے شخص کی گردن اڑانے اور اس کا مال لینے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2351) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سنن ابو داود اور ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص اپنی محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کر دو "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف الجامع حدیث نمبر (5524) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

.... مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی اپنی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے تو اس پر حد جاری ہوگی، صرف حد لگانے کے طریقہ میں اختلاف ہے کہ آیا ہر حالت میں قتل کیا جائیگا یا کہ زنا کی حد لگائی جائیگی ؟

اس میں دو قول ہیں:

امام شافعی امام مالك کا مسلك، اور امام احمد کی ایك روایت یہ ہے کہ اس کی حد زنا کی حد ہے.

اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کی ایك جماعت کا قول یہ ہے کہ اس حد ہر حال میں قتل ہے " انتہی.

ماخوذ از: الجواب الکافی صفحہ نمبر (270)مختصرا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ محرم عورت کے ساتھ زنا کرنے والے کو ہر حال میں قتل کرنے والا قول اختیار ہے.

ان کا کہنا ہے:

" مولف کی ظاہر کلام یہ ہے کہ: محرم اور غیر محرم عورت کے ساتھ زنا کرنے میں کوئی فرق نہیں لیکن محرم عورت کے ساتھ زنا کی حد میں ہر حالت میں اسے قتل کیا جائیگا، کیونکہ اس میں صحیح حدیث وارد ہے، ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " الجواب الکافی " میں یہ اختیار کیا ہے کہ جو محرم عورت سے زنا کرے اسے ہر حالت میں قتل کیا جائیگا.

مثلا: اگر اس نے اپنی بہن سے زنا کیا (اللہ محفوظ رکھے) یا اپنی پھوپھی، یا خالہ، یا ساس، یا اپنی اس بیوی کی بیٹی سے جس کے ساتھ دخول کیا ہو، یا اس کے مشابہ تو اسے ہر حال میں قتل کیا جائیگا؛ کیونکہ یہ شرمگاہ کسی بھی حالت میں حلال نہیں، کیونکہ یہ اس کی محرم میں سے ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ عظیم فحش کام ہے.

محرم عورت کے ساتھ زنا کرنے والے کو قتل کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایك صحیح حدیث وارد ہے، اور امام احمد سے ایك روایت بھی یہی ہے، اور صحیح یہی ہے کہ جو شخص اپنی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کیا جائیگا، چاہے وہ غیر شادی شدہ ہی ہو " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 132) طبع ھجر.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" زنا مصدر کی بنا پر زنا کا گناہ مختلف اور اس کا جرم بڑا ہو جاتا ہے چنانچہ محرم یا شادی شدہ عورت سے زنا کرنا ایك اجنبی اور عام عورت یا خاوند کے بغیر عورت سے زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے، کیونکہ اس میں خاوند کی حرمت کو پامال کرنا، اور اس کے بستر کو پراگندہ کرنا، اور اس سے ایسا نسب معلق کرنا ہے جو اس کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك اذیتیں ہیں.

تو خاوند کے بغیر اور ایك اجنبی عورت کے ساتھ کرنے سے یہ زیادہ بڑا جرم ہے، اور اگر اس کا خاوند پڑوسی ہو تو اس کے ساتھ پڑوس کا گناہ میں مل جائیگا، اور پڑوسی کو سب سے بڑی اذیت سے دوچار کرنا بھی ہے جو کہ سب سے بڑی اور غلط حرکت ہے.

اور اگر وہ پڑوسی بھائی بھی ہو، یا پھر قریبی رشتہ دار تو اس میں قطع رحمی کے گناہ کا بھی اضافہ ہو جائیگا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ:

" وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ رہتا ہو "

اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر کوئی بڑی اذیت اور مصیبت نہیں، اور اگر پڑوسی اللہ تعالی کی اطاعت و عبادت یا طلب علم اور جہاد کے سلسلہ میں گھر سے باہر گیا ہو تو پھر گناہ اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے، حتی کہ فی سبیل اللہ جہاد میں گئے ہوئے شخص کی بیوی سے زنا کرنے والے شخص کو قیامت کے روز کھڑا کیا جائیگا اور مجاہد اس کے عمل میں سے جو چاہے لے لےگا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجاہدین کی بیویوں کی حرمت گھر بیٹھے ہوئے اشخاص کے لیے اسی طرح ہے جس طرح ان کی ماؤں کی حرمت ہے، اور جہاد سے پیچھے رہنے والوں میں جو شخص بھی کسی مجاہد کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرتا، اور اس میں خیانت کا مرتکب ہو تو روز قیامت اسے کھڑا کر کے اس کے اعمال سے جو چاہے لے لے گا، تو تمہارا کیا خیال ہے ؟ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1897).

یعنی آپ کا کیا خیال ہے کہ آیا وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا ؟ یہ فیصلہ اس وقت کا ہے جب اسے ایك نیکی کی بھی شدید ضرورت ہو گی تو جو چاہے وہ اس کی اعمال میں سے لے سکتا ہے.

اور اگر اتفاقا وہ عورت اس کی رشتہ دار بھی ہو تو اس میں قطع رحمی کا گناہ بھی شامل ہو جائیگا، اور اگر وہ زانی شادی شدہ بھی ہو تو پھر اس کا گناہ اور بھی زیادہ ہے، اور اگر بوڑھا ہو تو پھر اس کی سزا اور گناہ اور بھی زیادہ ہے، اور اگر وہ زنا حرمت والے مہینہ یا حرمت والے شہر میں کیا گیا ہو تو اس کا گناہ اور بھی بڑھ جائیگا، یا ان اوقات میں کیا گیا ہو جو اوقات اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ عظمت والے ہیں، مثلا نمازوں کے اوقات یا قبولیت کے اوقات تو اس کا گناہ اور بھی زیادہ ہو جائیگا " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (24 / 20).

دوم:

جو شخص بھی اس بیماری اور گناہ میں مبتلا ہو جائے اسی جتنی جلدی ہو سکے اس سے توبہ کرلینی چاہیے، کیونکہ ہر گناہ سے توبہ کرنا صحیح ہے، چاہے وہ گناہ کتنا بھی بڑا اور عظیم ہی کیوں نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کیا انہیں معلوم نہیں کہ یقینا اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے، اور صدقات لیتا ہے، اور یقینا اللہ تعالی ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے التوبة (104).

اور ايك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان اس طرح ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالى كے ساتھ كسى اور كو الہ نہيں بناتے اور نہ ہى وہ اللہ تعالى كے حرام كردہ كسى نفس كو ناحق قتل كرتے ہيں، اور نہ ہى زنا كا ارتكاب كرتے ہيں، اور جو كوئى يہ كام كرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قيامت ڈبل عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذليل ہو كر اس ميں ہميشہ رہے گا، ليكن جو شخص توبہ كر لے اور ايمان لے آئے اور اعمال صالحہ كرے، تو يہى وہ لوگ ہيں اللہ تعالى جن كى برائيوں كو نيكيوں ميں بدل ديتے ہيں، اور اللہ تعالى بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (68 - 70).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور يقينا بلا شبہ ميں اس شخص كو بخشنے والا ہوں جو توبہ كر كے ايمان لے آتا ہے، اور نيك و صالح اعمال كرتا ہے، اور پھر ہدايت پر آجاتا ہے طہ (82).

اس آيت ميں اس بات كى طرف راہنمائى كى گئى ہے كہ توبہ كرنے والے شخص كو اعمال صالحہ كثرت كے ساتھ كرنے چاہيں، اور وہ ہدايت كى راہ پر چلے، اور گمراہى كے اسباب سے دور رہے.

واللہ اعلم .